سورۃ الزّخرف
Chapter 43 — Gold and ornamentation

آیات 89

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد ورہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

حٰمٓ ‎﴿١﴾‏

1-ح یعنی حلیم یعنی اللہ وہ جو معاملات کی باریکیوں کے مطابق سنورنے کے لئے خطا کاروں کو مہلت فراہم کرنے والا ہے۔م یعنی حکیم یعنی اللہ وہ جو درست و نادرست کی اٹل حدیں مقرر کرکے حقائق کی باریکیوں کے مطابق فیصلے کرنے والا ہے (یہ اُس کا فرمان ہے کہ)!

وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ‎﴿٢﴾‏

2-قسم ہے واضح کتاب کی (یعنی قرآن کی سچائیاں واحکام وقوانین اس قدر واضح ہیں کہ وہ اپنی گواہی آپ ہیں)۔

اِنَّا جَعَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ‎﴿٣﴾‏

3-اِس میں کوئی شک وشبہ ہی نہ رکھنا کہ ہم نے قرآن کو عربی میں بنایا یعنی قرآن کو واضح اور غیر مبہم بنایا تا کہ تم عقل وفکر سے کام لے کر اِسے سمجھو۔

وَاِنَّهٗ فِىۡۤ اُمِّ الۡكِتٰبِ لَدَيۡنَا لَعَلِىٌّ حَكِيۡمٌ ‎﴿٤﴾‏

4-اور اِس میں بھی کوئی شبہ نہ رکھنا کہ (یہ قرآن) ہمارے اُس ضابطۂ علم میں (سے نازل کیا گیا ہے جو) ہمارے پاس ہے اور بلند و برتر ہے اور حکمت سے لبریز ہے۔

اَفَنَضۡرِبُ عَنۡكُمُ الذِّكۡرَ صَفۡحًا اَنۡ كُنۡتُمۡ قَوۡمًا مُّسۡرِفِيۡنَ ‎﴿٥﴾‏

5-(اور اے رسولؐ! ان مخالفین سے پوچھو کہ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ کیونکہ) تم اللہ کی طے شدہ حدوں کو توڑنے والی قوم ہو اس لئے ہم تمہیں یہ تعلیم و آگاہی دینا روک دیں گے؟ (یا تمہاری خاطر تاریخی یادداشتوں کو تبدیل کر دیں گے یا جو کچھ گزری ہوئی امتوں کے ساتھ ہوا ہے وہ تمہارے ساتھ نہیں ہوگا؟)

وَكَمۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ نَّبِىٍّ فِى الۡاَوَّلِيۡنَ ‎﴿٦﴾‏

6-اور (وہ تاریخی یادداشتیں یہ ہیں کہ) ہم نے ان سے پہلی قوموں میں بھی کتنے ہی نبی بھیجے تھے۔

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٧﴾

7-اور کوئی نبی ایسا نہ آیا جس کا اُس کے لوگوں نے مذاق نہ اڑایا ہو۔

فَأَهْلَكْنَا أَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَمَضَىٰ مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾

8- لیکن ہم نے اُن قوموں کو تباہ کر دیا حالانکہ اُن کے (آہنی پنجوں کی گرفت) اِن سے کہیں زیادہ مضبوط تھی۔ (اور اگر یہ انہی کی راہ پر چلتے رہے تو جو کچھ اُن کے ساتھ ہوا وہی کچھ اِن کے ساتھ ہوگا)۔ ان سے پہلے والوں کی مثالیں گزر چکی ہیں (جو انہیں بار بار دی جا رہی ہیں)۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٩﴾

9-اور اگر تم ان سے پوچھو! کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے تخلیق کیا ہے تو بلاشبہ وہ یہی کہیں گے کہ انہیں اس نے تخلیق کیا ہے جو لامحدود قوتوں والا ہے اور ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠﴾

10- (اور اے رسولؐ! ان کو مزید یہ بتاؤ کہ) یہ وہی اللہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو آرام گاہ بنا دیا اور اِس میں تمہارے لئے راستے رکھ دیے ہیں تاکہ تم اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ سکو۔

وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنْشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿١١﴾

11-اور یہ وہی اللہ ہے جس نے ایک نپے تلے پیمانے کے مطابق آسمان سے پانی نازل کیا۔ پھر ہم نے اُس سے زمینِ مُردہ کو زندگی عطا کر دی۔ اِسی طرح تم (جہاں بھی ہوگے) نکال لیے جاؤ گے۔

وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ﴿١٢﴾

12-اور یہ وہی اللہ ہے جس نے تمام اقسام کے جوڑے تخلیق کیے۔ اور تمہارے لئے کشتیاں اور مویشی بنا دیے تاکہ تم اُن پر سوار ہو کر (سفر کی منزلیں طے کر سکو)۔

لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ﴿١٣﴾

13- (اور جب تم سواری کے لئے) اُن کی پشت پر جم کر بیٹھ جاؤ تو تم اپنے نشوونما دینے والے کی نعمتوں کو اپنی نگاہوں کے سامنے لاؤ اور بے ساختہ پکار اٹھو کہ واقعی اللہ ہر قسم کے نقائص سے پاک ہے جس نے ان تمام چیزوں کو قوانین میں جکڑ کر ہمارے تابع فرمان کر دیا (ورنہ یہ ہمارے بس کی بات نہ تھی) کہ ہم ان کو اپنے قابو میں لے آتے۔

وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۱۴﴾

14-اور (یہ بھی کہو کہ) یقیناً ہم اپنے رب کی طرف واپس چلے جارہے ہیں۔

وَجَعَلُوۡا لَهٗ مِنۡ عِبَادِهٖ جُزۡءًا ؕ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَكَفُوۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۵﴾ؕ

ع 1 15 7

15-اور (اِن لوگوں کی جہالت کا عالم یہ ہے! کہ ایک طرف اس کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ساری کائنات اللہ ہی کی تخلیق کردہ ہے اور دوسری طرف) ان لوگوں نے اُس کے بندوں میں سے بعض کو اُس کا جُز بنا ڈالا (یعنی اُنہیں اللہ کی ذات کا حصّہ قرار دے دیا)۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان (سچائیوں کا) کھلا کھلا انکار کرنے والا ہے۔

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخۡلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصۡفٰكُمۡ بِالۡبَنِيۡنَ ﴿۱۶﴾

16-(اور کئی انسان یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ دیویاں اور فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ چنانچہ ان سے یہ بھی پوچھو کہ) کیا اُس نے اپنی مخلوقات میں سے اپنے لئے بیٹیاں بنالی ہوئی ہیں؟ اور تمہارے لئے بیٹے مخصوص کردیے گئے ہیں؟

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمۡ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحۡمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجۡهُهٗ مُسۡوَدًّا وَّهُوَ كَظِيۡمٌ ﴿۱۷﴾

17-(حالانکہ بیٹیوں کے متعلق ان کا تصور یہ ہے کہ وہ بڑی کم تر ہوتی ہیں۔ چنانچہ ان کی حالت یہ ہے کہ) جب ان میں سے کسی کو اطلاع ملتی ہے (کہ اس کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے) تو اس کے چہرے کی رنگت سیاہ پڑ جاتی ہے اور وہ غم میں ڈوب جاتا ہے۔ حالانکہ انہوں نے (بیٹی کو) رحمان کی شبیہہ قرار دے رکھا ہوتا ہے۔

اَوَمَنۡ يُّنَشَّؤُا فِى الۡحِلۡيَةِ وَهُوَ فِى الۡخِصَامِ غَيۡرُ مُبِيۡنٍ ﴿۱۸﴾

18-اور کیا (انہوں نے بیٹیوں کو اس لئے اللہ کی اولاد قرار دے دیا کہ) وہ زیورات و زینت میں پرورش پاتی ہیں اور جھگڑوں میں (خواہ مخواہ) کھل کر سامنے نہیں آتیں۔

وَجَعَلُوا الۡمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيۡنَ هُمۡ عِبٰدُ الرَّحۡمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوۡا خَلۡقَهُمۡ ؕ سَتُكۡتَبُ شَهَادَتُهُمۡ وَيُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۱۹﴾

19-اور اُنہوں نے فرشتوں کو جو کہ رحمٰن کے اطاعت گزار ہیں، انہیں عورتیں قرار دے رکھا ہے۔ (ان سے پوچھو کہ) جب (فرشتوں کو) تخلیق کیا گیا تو کیا یہ (اس وقت وہاں) موجود تھے؟ (بہرحال، ان کی یہ بات، اِن کے نامۂ اعمال میں) لکھ لی گئی ہے۔ اور ان سے پوچھا جائے گا (کہ اِن کے پاس اپنے اس دعوے کا ثبوت کیا ہے)۔

وَقَالُوۡا لَوۡ شَآءَ الرَّحۡمٰنُ مَا عَبَدۡنٰهُمۡ ؕ مَا لَهُمۡ بِذٰلِكَ مِنۡ عِلۡمٍ ۚ اِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ﴿۲۰﴾ؕ

20-اور (جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ تم اِن چیزوں کی پرستش کیوں کرتے ہو؟) تو وہ کہتے ہیں کہ اگر اللہ رحمٰن کی مرضی نہ ہوتی تو ہم ان کی غلامی و اطاعت نہ کرتے (یعنی ہم تو مجبورِ محض ہیں۔ حالانکہ اُن کا یہ عقیدہ ہی غلط ہے، کیونکہ) انہیں

اِس کی (حقیقت کا) کچھ علم نہیں اور وہ یونہی قیاس آرائیاں کرتے رہتے ہیں۔

اَمۡ اٰتَیۡنٰهُمۡ کِتٰبًا مِّنۡ قَبۡلِهٖ فَهُمۡ بِهٖ مُسۡتَمۡسِکُوۡنَ ﴿۲۱﴾

21-(اِن کے پاس اپنے اس دعوے کی نہ کوئی علمی اور عقلی دلیل ہے کیونکہ) کیا ہم نے اِس سے پہلے ان کی طرف کوئی ایسی کتاب بھیجی تھی (جس میں ایسا کچھ لکھا ہوا تھا مگر یہ اپنے اس عقیدے) پر جمے بیٹھے ہیں۔

بَلۡ قَالُوۡۤا اِنَّا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤی اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤی اٰثٰرِهِمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۲۲﴾

22- بلکہ (وہ جو دلیل پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ) وہ کہتے ہیں! کہ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اپنے اسلاف کو اِسی طریقہ پر عمل کرتے ہوئے پایا ہے اور ہم انہی کے نقشِ قدم سے رہنمائی حاصل کرتے جا رہے ہیں۔

وَ کَذٰلِکَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِکَ فِیۡ قَرۡیَةٍ مِّنۡ نَّذِیۡرٍ اِلَّا قَالَ مُتۡرَفُوۡهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدۡنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤی اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤی اٰثٰرِهِمۡ مُّقۡتَدُوۡنَ ﴿۲۳﴾

23-اور (یہ دلیل صرف انہی لوگوں کی طرف سے پیش نہیں کی جا رہی، بلکہ) ہم نے تجھ سے پہلے، جس قوم کی طرف بھی کوئی رسول بھیجا جو انہیں اُن کی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرتا تو وہاں کے خوشحال لوگ اس طرح کہہ دیا کرتے تھے! کہ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اپنے آباء واجداد کو اسی طریقے پر چلتے ہوئے پایا ہے (لہٰذا، نہ ہم اپنی عقل و بصیرت استعمال کریں گے اور نہ ہی تمہاری بات مانیں گے) اور یقیناً ہم اُن کے نقشِ قدم کی ہی پیروی کرتے رہیں گے۔

قٰلَ اَوَ لَوۡ جِئۡتُکُمۡ بِاَهۡدٰی مِمَّا وَجَدۡتُّمۡ عَلَیۡهِ اٰبَآءَکُمۡ ؕ قَالُوۡۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ کٰفِرُوۡنَ ﴿۲۴﴾

24-(اس کے جواب میں، اُن کے رسول ان سے) کہتے! کہ جو ہدایت ہم لے کر آئے ہیں اگر وہ اُس سے بہتر ہو جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے تو کیا (پھر بھی اُس پر چلتے رہو گے؟ تو اِس کے جواب میں وہ) کہتے! کہ جس (ہدایت) کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ہم واقعیً اُس کا انکار کرتے ہیں۔

فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ فَانۡظُرۡ کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَةُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۲۵﴾ ع 2 10 8

25-(اُن کا یہ طریقہ عقل و علم اور اللہ کی وحی، دونوں کے خلاف تھا)۔ لہٰذا، ہم نے اُن کے اِس جرم کی سزا دی (انتقام)۔ چنانچہ دیکھ لو (کہ جو نازل کردہ ہدایت کو) جھٹلاتے تھے، اُن کا کیا انجام ہوا؟

النصف

وَ اِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِیۡمُ لِاَبِیۡهِ وَ قَوۡمِهٖۤ اِنَّنِیۡ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲۶﴾ ۙ

26-(ان سرگزشتوں میں ابراہیمؑ اور اُس کی قوم کا واقعہ ایسا ہے جس سے وہ لوگ اچھی طرح واقف ہیں جو انہیں جانتے ہیں) اور (وہ یوں ہے کہ) جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہہ دیا تھا کہ تم جن چیزوں کی غلامی و اطاعت

کرتے ہو تو میں ان سے حقیقتاً (متنفر اور بیزار ہوں)۔ میرا ان سے کچھ واسطہ اور تعلق نہیں۔

اِلَّا الَّذِیۡ فَطَرَنِیۡ فَاِنَّهٗ سَيَهۡدِيۡنِ ﴿۲۷﴾

27-(اور) میں صرف (اُس اللہ کو اپنا حاکم اور معبود تسلیم کرتا ہوں) جو مجھے متناسب عمل کے ذریعے پہلی بار وجود میں لے کر آیا ہے۔ لہٰذا، یقیناً اسی کا بتایا ہوا راستہ ہی مجھے منزلِ مقصود تک لے کر جا سکتا ہے۔

وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِیۡ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۲۸﴾

28-(وہ خود بھی اپنے آباء و اجداد کی تقلید کو چھوڑ کر اللہ کے راستے پر چلا) اور اسی بات کو وہ اپنی نسل کے لئے باقی رہنے والے (مسلک) کے طور پر چھوڑ گیا تاکہ وہ (غلط راستوں کو چھوڑ کر اسی راستے کی طرف) رجوع کرتے رہیں۔

بَلۡ مَتَّعۡتُ هٰۤؤُلَاۤءِ وَاٰبَآءَهُمۡ حَتّٰى جَآءَهُمُ الۡحَـقُّ وَرَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۲۹﴾

29-(ابراہیمؑ نے انہیں یہ تعلیم دی) جبکہ ہم نے بھی اُنہیں اور اُن کے باپ دادا کو سامانِ زیست (کی فراوانی عطا کی)۔ (لیکن انہوں نے ابراہیمؑ کی صحیح اور سچی تعلیم کو پسِ پشت ڈال دیا) تا آنکہ اب اُن کی طرف ہمارا یہ رسول (محمدؐ) واضح سچائی (یعنی قرآن) لے کر آ گیا۔

وَلَمَّا جَآءَهُمُ الۡحَـقُّ قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۳۰﴾

30-اور جب یہ ناقابلِ انکار سچائی ان کے پاس آ گئی تو وہ کہنے لگے! کہ یہ جادو ہے اور بلاشبہ ہم اس کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

وَقَالُوۡا لَوۡلَا نُزِّلَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡيَتَيۡنِ عَظِيۡمٍ ﴿۳۱﴾

31-اور (اس کے خلاف وہ اپنا اعتراض پیش کرتے ہوئے) کہنے لگے! کہ یہ قرآن ہماری دو بستیوں (مکہ یا طائف) کے کسی بڑے آدمی کی طرف کیوں نہیں نازل کیا گیا۔ (یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہمارے بڑے بڑے سرداروں اور دولتمندوں کو چھوڑ کر رسالت کے لئے ایک غریب اور یتیم کو چن لیا گیا ہو! ہم ایسے شخص کی اطاعت کیسے کر سکتے ہیں؟)

اَهُمۡ يَقۡسِمُوۡنَ رَحۡمَتَ رَبِّكَ ‌ؕ نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَيۡنَهُمۡ مَّعِيۡشَتَهُمۡ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَرَفَعۡنَا بَعۡضَهُمۡ فَوۡقَ بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَـتَّخِذَ بَعۡضُهُمۡ بَعۡضًا سُخۡرِيًّا ‌ؕ وَرَحۡمَتُ رَبِّكَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿۳۲﴾

32-(یعنی یہ لوگ چاہتے ہیں کہ نبوت جو اللہ ہی کی عطا کردہ ہوتی ہے، وہ اِن کے معیاروں کے مطابق تقسیم کی جایا کرے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ نبوت تو بہت بڑی چیز ہے ان سے پوچھو کہ) کیا تمہارے رب کی رحمت (یعنی قدم بہ قدم اس کی مدد و رہنمائی سے میسر آنے والی خوشگواریاں اور رزق کی فراوانیاں) یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں؟ (انہیں یاد رکھنا

چاہیے کہ) دنیا کی زندگی میں ان کے درمیان سامانِ معیشت کو ہم نے تقسیم کر رکھا ہے۔اور ہم نے ہی ایک دوسرے کے درجات بلند کر رکھے ہیں۔(یعنی صحت، رزق، طاقت، حسن، عزت، شہرت، حکومت وغیرہ کے سلسلے میں اللہ نے ہی درجات کم یا زیادہ کر رکھے ہیں۔اور یہ اس لئے ہے) تا کہ(زندگی کے امتحان میں کوئی انسان دوسروں سے بے نیاز نہ ہو بلکہ) ان میں سے(سب اپنے اپنے مرتبے اور درجے کے مطابق) ایک دوسرے کی خدمت کا سبب بنیں۔مگر جو کچھ یہ جمع کرتے جا رہے ہیں (یعنی دنیا کی مال و دولت۔تو کبھی انہوں نے سوچا کہ) تمہارے رب کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی جو سنورنے والوں کو کمال تک لے جاتی ہے(رحمت) وہ (اِن کی جمع شدہ دولت سے) کہیں زیادہ خوشگواری و سرفرازی دینے والی ہے(خیر)۔

وَلَوۡلَاۤ اَنۡ یَّکُوۡنَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً لَّجَعَلۡنَا لِمَنۡ یَّکۡفُرُ بِالرَّحۡمٰنِ لِبُیُوۡتِہِمۡ سُقُفًا مِّنۡ فِضَّۃٍ وَّمَعَارِجَ عَلَیۡہَا یَظۡہَرُوۡنَ ﴿۳۳﴾

33-اور اگر یہ نہ ہوتا کہ انسان (کافروں کی چکا چوند دولت کو دیکھ کر کافروں کی) امتِ واحدہ بن جائیں گے تو کافروں کے یعنی جنہوں نے رحمٰن کی طرف سے نازل کردہ احکام و قوانین کی صداقتوں کو تسلیم کرنے سے انکار کر رکھا ہے، ہم اُن کے گھروں کے چھت اور سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے ہیں، چاندی کی بنا دیتے (کیونکہ اُن کی محبت صرف دولت سے ہے)۔

وَلِبُیُوۡتِہِمۡ اَبۡوَابًا وَّسُرُرًا عَلَیۡہَا یَتَّکِـُٔوۡنَ ﴿۳۴﴾

34-اور اُن کے گھروں کے دروازے اور تخت جن پر وہ تکیہ لگائے(بیٹھے ہیں)،

وَزُخۡرُفًا ؕ وَاِنۡ کُلُّ ذٰلِکَ لَمَّا مَتَاعُ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ؕ وَالۡاٰخِرَۃُ عِنۡدَ رَبِّکَ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۳۵﴾ ع 3 10 9

35-تو وہ بھی سونے کے(بنا دیے جاتے۔مگر وہ یاد رکھیں کہ یہ سب کچھ) صرف دنیا کی زندگی کی پونجی ہے۔لیکن تمہارے رب کے نزدیک آخرت (کی خوشگواریاں) صرف ان لوگوں کے لئے ہیں جو تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام و قوانین کو اختیار کیے رکھتے ہیں۔

وَمَنۡ یَّعۡشُ عَنۡ ذِکۡرِ الرَّحۡمٰنِ نُقَیِّضۡ لَہٗ شَیۡطٰنًا فَہُوَ لَہٗ قَرِیۡنٌ ﴿۳۶﴾

36-اور (اکثر لوگ دنیا کی دولت کو آخرت کی خوشگواریاں حاصل کرنے کے ساتھ منسلک نہیں کرتے۔پھر ہوتا یہ ہے کہ) جو کوئی بھی رحمٰن کی جانب سے دی گئی آگاہی سے غافل ہو جاتا ہے تو ہم اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو اُس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔

وَاِنَّهُمۡ لَيَصُدُّوۡنَهُمۡ عَنِ السَّبِيۡلِ وَيَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۳۷﴾

37-اور یہ ساتھی، یقیناً ایسے لوگوں کو(صحیح) راستے کی طرف آنے سے روکتے ہیں(اور اپنی فریب کاریوں سے ایسا جال بچھاتے ہیں کہ انہیں محسوس ہی نہیں ہوتا کہ وہ صحیح راستے سے ہٹ چکے ہیں)۔وہ یہی سمجھتے رہتے ہیں کہ ہم بالکل درست و روشن راہ پر چل رہے ہیں۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيۡتَ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكَ بُعۡدَ الۡمَشۡرِقَيۡنِ فَبِئۡسَ الۡقَرِيۡنُ ﴿۳۸﴾

38-(تا آنکہ اُن کے غلط طریقوں کے تباہ کن نتائج اُن کے سامنے آنے لگ جاتے ہیں) یہاں تک کہ جب وہ ہمارے پاس آئیں گے، تو ایسا شخص (اپنے شیطان ساتھی سے) کہے گا! کہ کتنا اچھا ہوتا کہ میرے اور تمہارے درمیان مشرقوں کا فاصلہ ہوتا (یعنی اتنی دُوری کہ ہم کبھی ایک دوسرے سے ملے ہی نہ ہوتے)۔ کیونکہ تُو بدترین ساتھی ثابت ہوا ہے۔

وَلَنۡ يَّنۡفَعَكُمُ الۡيَوۡمَ اِذۡ ظَّلَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ فِى الۡعَذَابِ مُشۡتَرِكُوۡنَ ﴿۳۹﴾

39- مگر(اُن سے کہا جائے گا کہ) آج تمہیں یہ باتیں ہرگز فائدہ نہیں دے سکتیں کیونکہ تم اللہ کی طرف سے طے شدہ حقوق سے انکار کر کے زیادتی و بے انصافی کے مجرم بنتے تھے(ظلم)۔لہٰذا، اِس عذاب میں تم (اور تمہارے ساتھی سب) برابر کے شریک ہیں۔

اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ اَوۡ تَهۡدِى الۡعُمۡىَ وَمَنۡ كَانَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۴۰﴾

40-(یہ ہے ان لوگوں کی حالت کہ دنیاوی فائدوں کا لالچ ان کی آنکھوں پر پردے ڈال رکھتا ہے اور کانوں کو بہرا کیے رکھتا ہے)۔ چنانچہ (اے رسولؐ!) کیا تم (اس طرح کے لوگوں کو) سناؤ گے جو بہرے ہو چکے ہوتے ہیں اور(انہیں) راہ دکھاؤ گے جو اندھے ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور جو صاف طور پر غلط راستے پر چل رہا ہو(اور صحیح راہ پر آنا ہی نہ چاہے تو کیا اُسے صحیح راہ پر لاؤ گے؟)

فَاِمَّا نَذۡهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنۡهُمۡ مُّنۡتَقِمُوۡنَ ۙ﴿۴۱﴾

41-(اے رسولؐ! تمہارے مخالفین چاہتے ہیں کہ تم دنیا سے جلدی رخصت ہو جاؤ تا کہ انہیں کوئی تنبیہہ کرنے والا نہ ہو)۔لیکن اگر ہم تمہیں دنیا سے لے بھی جائیں (تو جو غلط اعمال یہ کرتے آرہے ہیں اُن کا نتیجہ نکل کر رہے گا) اور اُن جرائم کی سزا تو یقیناً انہیں دی جائے گی۔(ان کی تباہی اور عذاب کا تعلق تمہاری موت و حیات سے نہیں ہے۔ بلکہ تم تو انہیں تباہی اور عذاب سے بچنے کی آگاہی دیتے آرہے ہو، 36/10,11)۔

اَوۡ نُرِيَنَّكَ الَّذِىۡ وَعَدۡنٰهُمۡ فَاِنَّا عَلَيۡهِمۡ مُّقۡتَدِرُوۡنَ ﴿۴۲﴾

42-یا اگر ہم تمہیں (اِن کی وہ تباہی) دکھا دیں جس کا ہم نے اِن سے وعدہ کر رکھا ہے اور جس پر ہم پوری قدرت رکھتے ہیں (تو بھی یہ ان کے غلط اعمال کے نتیجے کی وجہ سے آئے گی نہ کہ اس کا تعلق تمہاری موت وحیات سے ہوگا)۔

فَاسۡتَمۡسِكۡ بِالَّذِىۡۤ اُوۡحِىَ اِلَيۡكَ‌ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۴۳﴾

43-لہٰذا (تم ان کی کسی بات کی پرواہ نہ کرو) اور جو کچھ تمہاری طرف وحی کیا جاتا ہے اُسے مضبوطی سے تھامے رکھو (اور اُس کی مکمل پیروی کیے جاؤ)۔ حقیقت یہ ہے کہ تم بالکل درست اور صحیح راستے پر چلے جا رہے ہو۔

وَاِنَّهٗ لَذِكۡرٌ لَّكَ وَلِقَوۡمِكَ‌ۚ وَسَوۡفَ تُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۴۴﴾

44-اور بلاشبہ یہ (قرآن، جس کی پیروی میں تم چلتے جا رہے ہو) یہ تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے سبق آموز آگاہی ہے اور وہ وقت دُور نہیں ہے جب تم سے پوچھ لیا جائے گا (کہ اِس قرآن کے ساتھ تمہاری قوم نے کس حد تک تعلق قائم رکھا تھا، 25/30)۔

ع 4 10 10 **وَسۡـَٔلۡ مَنۡ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلۡنَا مِنۡ دُوۡنِ الرَّحۡمٰنِ اٰلِهَةً يُّعۡبَدُوۡنَ ﴿۴۵﴾**

45-اور (ایسے اہلِ کتاب جنہوں نے اللہ رحمٰن کے علاوہ اپنے معبود بنا رکھے ہیں وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کی اطاعت بھی ان کے رسولوں کی تعلیم کے مطابق ہے) مگر (اے رسولؐ) اُن رسولوں میں سے جو ہم نے تم سے پہلے بھیجے تھے، یہ پوچھ لیں (یعنی اُن کی تعلیمات دیکھ لیں) کہ کیا ہم نے اللہ رحمٰن کے سوا کوئی معبود مقرر کیے تھے کہ جن کی یہ پرستش واطاعت کرتے ہیں؟ (ایسا ممکن ہی نہیں۔ چنانچہ ان کے اس سلسلے میں تمام دعوے غلط اور جھوٹ ہیں)۔

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۴۶﴾

46-اور (اس سلسلے میں) بلاشبہ ہم نے موسیٰ کو اپنے احکام وقوانین کے ساتھ فرعون اور اُس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔ اُس نے کہا! بلاشبہ میں (اُس کی طرف سے) رسول بن کر آیا ہوں جو سارے عالمین کا رب ہے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمۡ بِاٰيٰتِنَاۤ اِذَا هُمۡ مِّنۡهَا يَضۡحَكُوۡنَ ﴿۴۷﴾

47-پھر جب اُس نے اُن کے سامنے ہمارے احکام وقوانین پیش کیے تو وہ اُسی وقت اُن کا مذاق اڑانے لگے۔

وَمَا نُرِيۡهِمۡ مِّنۡ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكۡبَرُ مِنۡ اُخۡتِهَا‌ وَاَخَذۡنٰهُمۡ بِالۡعَذَابِ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿۴۸﴾

48-حالانکہ ہم اُنہیں کسی نہ کسی نشانی (یعنی سزا) کا سامنا کراتے آ رہے تھے جو کہ پہلی سزا سے بھی بڑھ کر ہوتی تھی۔ لیکن (وہ اپنی غلط روش پر قائم رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ) ہم نے انہیں اپنے عذاب کی گرفت میں لے لیا تاکہ وہ اُس (راہ) پر لوٹ آئیں (جو کہ ہمارے احکام وقوانین کے مطابق ہے)۔

وَ قَالُوۡا یٰۤاَیُّہَ السّٰحِرُ ادۡعُ لَنَا رَبَّکَ بِمَا عَہِدَ عِنۡدَکَ ۚ اِنَّنَا لَمُہۡتَدُوۡنَ ﴿۴۹﴾

49- اور (جب اُن پر عذاب آتا تو وہ موسیٰؑ سے) کہتے (کہ ہم تمہیں بہت بڑا جادوگر سمجھتے ہیں، لہٰذا) اے جادوگر! اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کر! اُس عہد کے سبب (جو تمہارے رب نے تم سے کر رکھا ہے کہ) جو تمہارے پاس (ہدایت ہے، اگر ہم اُسے قبول کرلیں تو ہم سے یہ عذاب ٹل جائے گا۔ اور اگر یہ ٹل گیا) تو بلاشبہ ہم ہدایت اختیار کرلیں گے۔

فَلَمَّا کَشَفۡنَا عَنۡہُمُ الۡعَذَابَ اِذَا ہُمۡ یَنۡکُثُوۡنَ ﴿۵۰﴾

50- پھر جب ہم اُن سے عذاب ہٹا دیتے تو وہ اُسی وقت عہد شکنی کرنے لگ جاتے۔

وَ نَادٰی فِرۡعَوۡنُ فِیۡ قَوۡمِہٖ قَالَ یٰقَوۡمِ اَلَیۡسَ لِیۡ مُلۡکُ مِصۡرَ وَ ہٰذِہِ الۡاَنۡہٰرُ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِیۡ ۚ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿ؕ۵۱﴾

51- اور فرعون (موسیٰؑ کے بڑھتے ہوئے اثر سے خوف زدہ ہوتا جا رہا تھا، چنانچہ) اُس نے اپنی قوم میں اعلانات کروانے شروع کردیے کہ اے میری قوم (کے لوگو بتاؤ کہ) کیا مصر کی حکمرانی میرے لئے نہیں ہے۔ اور یہ نہریں (جو میرے انتظامات کی وجہ سے) میرے ماتحت جاری ہیں (اور جن پر تمہاری معیشت کا دارومدار ہے) تو کیا تم نہیں دیکھتے ہو (کہ وہ میری ہیں)۔

اَمۡ اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡ ہٰذَا الَّذِیۡ ہُوَ مَہِیۡنٌ ۬ۙ وَّ لَا یَکَادُ یُبِیۡنُ ﴿۵۲﴾

52- (اور) کیا (یہ حقیقت نہیں ہے کہ) میں اس شخص سے بہتر ہوں جو حقیر و بے وقعت ہے اور صاف ستھرے طریقے سے گفتگو بھی نہیں کرسکتا (یعنی اسے کھل کر بات کرنے کا سلیقہ بھی نہیں آتا)۔

فَلَوۡ لَاۤ اُلۡقِیَ عَلَیۡہِ اَسۡوِرَۃٌ مِّنۡ ذَہَبٍ اَوۡ جَآءَ مَعَہُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ مُقۡتَرِنِیۡنَ ﴿۵۳﴾

53- (اور اگر اُس کے اللہ نے اُسے اتنے بڑے اقتدار کا مالک بنایا تھا تو سرداری کے امتیازی نشان کے طور پر) پھر کیوں نہ سونے کے کنگن اُس پر اُتارے گئے یا اُس کے جلو میں صف در صف فرشتے کیوں نہ بھیجے گئے۔

فَاسۡتَخَفَّ قَوۡمَہٗ فَاَطَاعُوۡہُ ؕ اِنَّہُمۡ کَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ ﴿۵۴﴾

54- چنانچہ (فرعون نے ایسی باتوں سے) اپنی قوم کو بے وقوف بنالیا اور انہوں نے اس کی اطاعت شروع کردی۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ اُس قوم کے لوگ ایسے تھے جو نشو ونما دینے والی حفاظتوں سے نکل کر بے اطمینانی اور خرابی پیدا کرنے والا راستہ اختیار کرلیتے تھے۔

فَلَمَّاۤ اٰسَفُوۡنَا انۡتَقَمۡنَا مِنۡہُمۡ فَاَغۡرَقۡنٰہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿ۙ۵۵﴾

55- پھر جب (اُن کی سرکشی انتہا تک پہنچ گئی) تو انہوں نے ہمیں غضب ناک کردیا اور یوں ہم نے اُن کے جرائم کی سزا

دی کہ اُن سب کو غرق کر دیا۔

فَجَعَلۡنٰهُمۡ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلۡاٰخِرِيۡنَ ۝٥٦

ع 5 11 11

56-اور ہم نے انہیں (ایک زندہ قوم کی بجائے گزری ہوئی داستان بنا کے رکھ دیا) جو بعد میں آنے والوں کے لئے (ایک عبرت ناک) نظیر کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابۡنُ مَرۡيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوۡمُكَ مِنۡهُ يَصِدُّوۡنَ ۝٥٧

57-اور (اے رسولؐ) جب تم عیسیٰ ابنِ مریم کی مثال پیش کرتے ہو تو اُسی وقت تمہاری قوم چلا اُٹھتی ہے۔

وَقَالُوۡۤا ءَاٰلِهَتُنَا خَيۡرٌ اَمۡ هُوَ‌ؕ مَا ضَرَبُوۡهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا‌ؕ بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ خَصِمُوۡنَ ۝٥٨

58-اور کہتی ہے (کہ ہمارے معبودوں کی اِس قدر مخالفت کی جاتی ہے اور عیسائیوں کے عیسیٰؑ کی تعریف کی جاتی ہے اور کہتے ہیں کہ) ان کا وہ (عیسیٰؑ) ہمارے معبودوں سے کس طرح بہتر ہے؟ لیکن ان کا یہ اعتراض صرف جھگڑنے کی خاطر ہے (بات کو سمجھنے کے لئے نہیں ہے) کیونکہ یہ لوگ بڑے جھگڑالو ہیں۔

اِنۡ هُوَ اِلَّا عَبۡدٌ اَنۡعَمۡنَا عَلَيۡهِ وَجَعَلۡنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۝٥٩

59-حالانکہ وہ (یعنی عیسیٰؑ) ہمارا ایسا بندہ تھا جسے ہم نے (وحی) کی نعمت سے نوازا تھا۔ اور اُسے بنی اسرائیل کے لئے (سیرت و کردار کا) مثالی نمونہ بنایا تھا۔

وَلَوۡ نَشَآءُ لَجَعَلۡنَا مِنۡكُمۡ مَّلٰۤئِكَةً فِى الۡاَرۡضِ يَخۡلُفُوۡنَ ۝٦٠

60-(مگر عیسائیوں نے بھی اپنی طرف سے یہ عقیدہ بنا لیا ہے کہ جنت میں وہی شخص جا سکتا ہے جو فرشتوں کی طرح معصوم ہو۔ اور اپنے اعمال کے ذریعے کوئی شخص ایسا نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا، یہ اِسی طرح ممکن ہے کہ انسان مسیحؑ کے کفارہ پر ایمان لائے۔ اس ایمان سے انسان کے سب گناہ جھڑ جاتے ہیں اور وہ فرشتوں کی طرح معصوم ہو جاتا ہے۔ لیکن ان سے کہو کہ اگر انسانوں کو اِس طرح فرشتے بنانا مقصود ہوتا) اور اگر ہم مناسب سمجھتے تو تمہارے بدلے زمین میں فرشتے پیدا کر دیتے جو تمہارے جانشین ہوتے۔

وَاِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوۡنِ‌ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ۝٦١

61-چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ (عیسائیوں کی نازل کردہ کتاب میں) اُس وقت کا علم دیا گیا ہے (جب سلسلۂ نبوت شاخِ اسرائیل سے منقطع ہو کر شاخِ اسمٰعیل کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ لہٰذا، وہ وقت آ چکا ہے اور اے محمدؐ تم نبی کی حیثیت سے

آ چکے ہو36/3۔ اس لئے تم سب کو آگاہ کردو کہ اے نوعِ انسان) تم ہرگز شک نہ کرو اور میری پیروی کرتے جاؤ کیونکہ یہ ہی صحیح ومتوازن اور درست راستہ ہے (جو منزلِ مقصود کو جاتا ہے)۔

(نـــوٹ: اس آیت 43/61 میں بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ''جب عیسیٰؑ آسمان سے نزول کریں گے تو قربِ قیامت کی علامت ہوں گے۔ مگر اِس آیت میں براہِ راست ایسے کوئی الفاظ نہیں ہیں۔ جن لوگوں نے ایسا ترجمہ کیا ہے انہوں نے تحقیق کی بجائے ممکن ہے اپنے عقیدے یا حکایات وروایات کا سہارا لیا ہو)۔

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيۡطٰنُ‌ۚ اِنَّهٗ لَـكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِيۡنٌ‏ ﴿۶۲﴾

62-اور (یاد رکھو) شیطان تمہیں اس (راہ) سے روکنے نہ پائے کیونکہ بلاشبہ وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

وَلَمَّا جَآءَ عِيۡسٰى بِالۡبَيِّنٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِالۡحِكۡمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَـكُمۡ بَعۡضَ الَّذِىۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِيۡهِ‌ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ‏ ﴿۶۳﴾

63-اور جب عیسیٰ آیا تھا تو وہ بھی واضح دلائل اپنے ساتھ لایا تھا۔ اُس نے (بنی اسرائیل) سے کہا تھا! کہ تم تحقیق کر کے دیکھ لو تو اسی نتیجے پر پہنچو گے (کہ میں تمہاری طرف وہ ضابطۂ ہدایت لایا ہوں جو سراسر) حکمت پر مبنی ہے اور مقصد اس سے یہ ہے کہ مَیں تمہارے لئے وہ بعض باتیں بیان کروں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔ لہٰذا، تم تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام وقوانین سے چمٹ جاؤ اور میری اطاعت کرتے جاؤ۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ‌ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ‏ ﴿۶۴﴾

64-اِس میں کوئی شبہ ہی نہ کرو کہ اللہ وہ ہے جو میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ لہٰذا، تم اُسی کی پرستش واطاعت کرو کیونکہ یہ ہی صحیح اور متوازن راستہ ہے۔

فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَيۡنِهِمۡ‌ۚ فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡ عَذَابِ يَوۡمٍ اَلِيۡمٍ‏ ﴿۶۵﴾

65-(یہ تھی توحید کی وہ تعلیم جسے عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل کے سامنے پیش کیا تھا۔ لیکن اس کے بعد اُس کے پیروکاروں کے) مختلف گروہوں نے آپس میں اختلاف ڈال لیا (اور مختلف عقائد کو عیسیٰؑ کی طرف منسوب کر کے شرک میں مبتلا ہو گئے)۔ سو جن لوگوں نے اس سلسلے میں یہ زیادتی وبے انصافی کی، انہیں الم انگیز دن کے عذاب کی تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

هَلۡ يَنۡظُرُوۡنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنۡ تَاۡتِيَهُمۡ بَغۡتَةً وَّهُمۡ لَا يَشۡعُرُوۡنَ‏ ﴿۶۶﴾

66-(یہ ہے اُن کے اس اعتراض کی حقیقت کہ اُن کے معبودوں کی مخالفت تو کی جاتی ہے اور عیسیٰؑ کی مخالفت نہیں کی

جاتی۔ مگر عقل و دانش کے دلائل سے ماننے کی بجائے) وہ صرف قیامت کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور وہ اُن پر اچانک آ جائے گی کہ انہیں خبر بھی نہیں ہوگی (کہ کیسے آ گئی)۔

ع 6 11 12

اَلۡاَخِلَّآءُ یَوۡمَئِذٍۭ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۶۷﴾

67- اُس دن (تمام رشتے منقطع ہو جائیں گے)۔ دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے سوائے ان لوگوں کے جو تباہ کن نتائج سے بچنے کے لئے اللہ کے احکام و قوانین سے چمٹے رہے (اُن کے آپس کے تعلقات بدستور قائم رہیں گے)۔

یٰعِبَادِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ تَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۸﴾

68- (ان متقین سے کہا جائے گا کہ) اے میرے اطاعت گزارو! آج کے دن نہ تمہارے لئے کوئی مستقبل کے اندیشے ہوں گے (خوف) اور نہ تمہیں سامانِ معاش کے لئے کوئی پریشانی و غم ہوگا (حزن)۔

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاٰیٰتِنَا وَ کَانُوۡا مُسۡلِمِیۡنَ ﴿۶۹﴾

69- (یعنی یہ اُن سے کہا جائے گا) جن لوگوں نے ہماری آیات کو یعنی ہمارے احکام و قوانین کو تسلیم کر لیا ہوا تھا اور مُسلم ہو چکے ہوئے تھے (یعنی پوری پوری اطاعت کی وجہ سے امن و سلامتی میں داخل ہو چکے تھے)۔

اُدۡخُلُوا الۡجَنَّۃَ اَنۡتُمۡ وَ اَزۡوَاجُکُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ﴿۷۰﴾

70- (اُن سے کہا جائے گا) کہ تم اور تمہارے ساتھی یعنی تم ساتھی جوڑے جنت میں داخل ہو جاؤ جہاں تم حسن و مسرت اور سرُ ور آور نغماتِ حیات سے لطف اندوز ہو گے۔

(**نوٹ**: تُحبِرو کا مادہ (ح ب ر) ہے۔ اس کے بنیادی معنی ہیں روشنائی جس سے لکھا جاتا ہے۔ اور دیگر مطالب یہ ہیں: حُسن، حُسن کی رونق، سُرور، مسرت، عمدہ نغمۂ حیات، موسیقی، جنت میں سماع، حسن و جمال، عالم وغیرہ۔ اس آیت میں سیاق و سباق کے حوالے سے اس کا مطلب حسن و مسرت اور سرور آور نغماتِ حیات لیا گیا ہے)۔

یُطَافُ عَلَیۡهِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَهَبٍ وَّ اَکۡوَابٍ ۚ وَ فِیۡهَا مَا تَشۡتَهِیۡهِ الۡاَنۡفُسُ وَ تَلَذُّ الۡاَعۡیُنُ ۚ وَ اَنۡتُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۱﴾

71- وہاں سونے کی طشتریوں اور پیالوں میں (کھانے پینے کی چیزیں) اُن کے گرد گردش میں ہونگی۔ اِس میں وہ سب کچھ ملے گا جس کی آرزو اُن کے دل میں ہوگی۔ اور (اُن سے کہا جائے گا کہ) تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔

وَ تِلۡکَ الۡجَنَّۃُ الَّتِیۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡهَا بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۲﴾

72- کیونکہ یہ وہ جنت ہے جس کے مالک تم اپنے اعمال کے نتیجے میں بنائے گئے ہو۔

(نــوٹ: یہ آیت 43/72 آگاہی دیتی ہے کہ جنت کسی سفارش یا صرف دعاؤں سے نہیں بلکہ ایسے اعمال کے بدلے میں ملے گی جن کا حکم قرآن میں دیا گیا ہے)۔

لَكُمۡ فِيۡهَا فَاكِهَةٌ كَثِيۡرَةٌ مِّنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ۝

73-اس میں تمہارے کھانے کے لئے بکثرت پھل موجود ہیں۔

اِنَّ الۡمُجۡرِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ۝

74-(مگران کے برعکس) جو مجرم ہوں گے، وہ بلاشبہ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔

لَا يُفَتَّرُ عَنۡهُمۡ وَهُمۡ فِيۡهِ مُبۡلِسُوۡنَ ۝

75-(اس عذاب میں قطعاً) کمی نہیں کی جائے گی اور وہ اِس میں مایوس و نا اُمید پڑے رہیں گے۔

وَمَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَلٰـكِنۡ كَانُوۡا هُمُ الظّٰلِمِيۡنَ ۝

76-اور (یاد رکھو کہ) ایسا اُن پر ہماری کسی زیادتی و بے انصافی کی وجہ سے نہیں ہوگا۔ بلکہ (یہ نتیجہ ہوگا اس بات کا) کہ وہ طے شدہ حقوق کم کر کے یا حقوق سے انکار کر کے زیاتی و بے انصافی کے مجرم بنتے رہے (ظالمین)۔

وَنَادَوۡا يٰمٰلِكُ لِيَقۡضِ عَلَيۡنَا رَبُّكَ ‌ؕ قَالَ اِنَّكُمۡ مّٰكِثُوۡنَ ۝

77-اور وہ (عذاب کی شدت سے چلائیں گے، اور جہنم کے نگہبان) کو پکار کر کہیں گے! کہ اے مالک! تم اپنے رب (سے درخواست کرو) کہ وہ ہمارا کام تمام کر دے (تا کہ اس عذاب سے چھٹکارا مل جائے)۔ وہ جواب دے گا (کہ یہاں موت نہیں آسکتی)۔ تمہیں انتظار میں یہیں ٹھہرے رہنا ہوگا۔

لَقَدۡ جِئۡنٰكُمۡ بِالۡحَـقِّ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَكُمۡ لِلۡحَـقِّ كٰرِهُوۡنَ ۝

78-(اور اللہ کا ارشاد ہوگا کہ) حقیقت یہ ہے کہ ہمارے (احکام وقوانین) جو ناقابلِ انکار سچائیوں پر مبنی تھے، وہ تمہارے پاس آئے تھے، لیکن تم میں سے اکثر نے اس سچائی کو ناپسند کیا (اور اِس کی مخالفت کی۔ یہ عذاب اِسی کا نتیجہ ہے)۔

اَمۡ اَبۡرَمُوۡۤا اَمۡرًا فَاِنَّا مُبۡرِمُوۡنَ‌ ۝

79-(بہرحال، اے رسولؐ! ان مخالفین کی سب چالیں ہماری نگاہ میں ہیں۔ اور) کیا انہوں نے (تمہارے خلاف) اپنی تدبیر کو (اپنی طاقت کے مطابق) مستحکم کر لیا ہے؟ (تو اِس کے جواب میں) بلاشبہ ہم نے (بھی اپنی تدبیر) کو مستحکم بنا رکھا ہے۔

اَمۡ يَحۡسَبُوۡنَ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ سِرَّهُمۡ وَنَجۡوٰٮهُمۡ‌ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيۡهِمۡ يَكۡتُبُوۡنَ ﴿۸۰﴾

80- کیا انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم ان کی راز کی باتیں اور ان کی سرگوشیاں سنتے نہیں ہیں؟ حالانکہ ہم سب کچھ سن رہے ہیں اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس ہی لکھ رہے ہیں۔

قُلۡ اِنۡ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدٌ ‌ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الۡعٰبِدِيۡنَ ﴿۸۱﴾

81- اِن سے کہہ دو! کہ اگر (جیسا کہ اِن کا خیال ہے) اللہ کا کوئی بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اِس کی پرستش واطاعت کرنے والا ہوتا (لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے)۔

سُبۡحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ﴿۸۲﴾

82- (کیونکہ میں جس کو اللہ مانتا ہوں) وہ اِس قسم کے باطل تصورات سے بہت دُور ہے۔ وہ آسمانوں اور زمین کی یعنی ساری کائنات کی نشوونما کرنے والا ہے اور وہ اُس قوت کی بھی نشوونما کرنے والا ہے جس نے ساری کائنات کو سہارا دے رکھا ہے (عرش)۔

فَذَرۡهُمۡ يَخُوۡضُوۡا وَيَلۡعَبُوۡا حَتّٰى يُلٰقُوۡا يَوۡمَهُمُ الَّذِىۡ يُوۡعَدُوۡنَ ﴿۸۳﴾

83- بہرحال (ان لوگوں کو اچھی طرح سے سمجھایا جاچکا ہے۔ اگر یہ اب بھی اپنے باطل خیالات سے باز نہیں آتے) تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو تاکہ یہ اپنی اس قسم کی لغو باتوں اور بے معنی حرکتوں میں کھیلتے رہیں۔ حتیٰ کہ یہ اپنے اُس دن کو پالیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔

وَهُوَ الَّذِىۡ فِى السَّمَآءِ اِلٰـهٌ وَّفِى الۡاَرۡضِ اِلٰـهٌ‌ ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۸۴﴾

84- اور وہی اللہ آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے (یعنی صرف اللہ ہی معبود ہے اُس کے علاوہ کوئی معبود نہیں)۔ اور یہ وہ ہے جو حقائق کی باریکیوں کے مطابق درست اور نادرست کی اٹل حدیں مقرر کرکے فیصلے کرنے والا ہے کیونکہ وہ لامحدود علم کا مالک ہے۔

وَتَبٰـرَكَ الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا‌ ۚ وَعِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ‌ ۚ وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۵﴾

85- اور وہ ثبات واستحکام اور نشوونما کا سامان عطا کرنے والا ہے (تبارک)۔ اور یہ وہی ہے جس کا آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے سب پر اقتدار واختیار ہے۔ اور اُسی کے پاس اُس گھڑی کا علم ہے (جب قیامت آئے گی)۔ اور اُسی کی طرف تم واپس چلے جارہے ہو۔

وَلَا يَمۡلِكُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنۡ شَهِدَ بِالۡحَـقِّ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۶﴾

86-یہ لوگ اللہ کے سوا (جن ہستیوں کو صاحبِ قوت واقتدار مانتے ہیں) اور (اپنی مدد کے لئے اُن سے) دعائیں مانگتے ہیں تو انہیں اس کا اختیار ہی نہیں کہ وہ اِن کی مدد کے لئے ان کے ساتھ کھڑے ہوسکیں سوائے اس کے جو حق کے ساتھ شہادت دینے کے لئے آئے اور اُسے علم بھی ہو (کہ اُس کی گواہی کیا ہے)۔

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ خَلَقَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ ۙ﴿۸۷﴾

87-اور (دوسری طرف ان کی حالت یہ ہے کہ) اگر تم ان سے پوچھو! کہ انہیں کس نے تخلیق کیا ہے؟ تو وہ اقرار کریں گے کہ اللہ (نے ہی تخلیق کیا ہے)۔ (تو ان سے پوچھو کہ) پھر تم کدھر الٹے چلے جا رہے ہو؟ (اسی اللہ کے احکام وقوانین کی طرف کیوں نہیں آتے؟)۔

وقف لازم

وَقِيۡلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَاۤءِ قَوۡمٌ لَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ۘ﴿۸۸﴾

88-قسم ہے (رسولؐ) کے اس قول کی (یعنی رسولؐ سچائیوں اور غیر سچائیوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے حقائق پیش کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ) اے میرے رب! بلاشبہ یہ قوم ایمان لانے والی نہیں (لیکن یہ ایمان لا کر اس عذاب سے بچ کیوں نہیں جاتی جس کا اسے سامنا کرنا پڑے گا)۔

فَاصۡفَحۡ عَنۡهُمۡ وَقُلۡ سَلٰمٌ ؕ فَسَوۡفَ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۹﴾

ع 7 22 13

89-پس (اے رسولؐ) تم ان سے درگزر کرو۔ اور اِن سے کہہ دو (کہ میں جو کچھ کہتا ہوں اور کرتا ہوں تو اس سے) تمہاری سلامتی مقصود ہے۔ (لیکن اگر یہ اِس روش پر قائم رہے) تو پھر وہ وقت دُور نہیں جب (انہیں اپنے انجام کا علم ہو جائے گا)۔